

السَّاعَةُ أَيَّانَ مُرْسِهَا طِيفُمَّا نَتَ مِنْ

آیت ۳۶۲ میں کفار
مکے سوال کا جواب ہے وہ
پوچھتے تھے کہ قیامت کب
آئے گی۔ یہاں حضور ﷺ
کوئی دی جاوی ہے کہ آپ
ان کی ان بالوں کی طرف توجہ
نہ دیں۔ قیامت کے وقت کا
علم اللہ کے سماں کی کو معلوم
نہیں۔ آپ صرف ان کو خبردار
کر دیں کہ قیامت ضرور آکر
رہے گی۔ جو کافی پاہے اسکے
آنے کے خوف سے اپنارویہ
درست کرے اور جس کا جی
چاہے غیر ذمہ دارہ زندگی
بمرکرے۔ جب وہ دن ان
کے سامنے ہوگا تو یہ جو دنیا ہی
کو سب کچھ سمجھے یعنی تھے اس
وقت یہ زندگی بے حقیقت ہو
گی۔ اس وقت وہ ایسا محسوس
کریں گے کہ دنیا میں ان کا
قیام ایک منی یا ایک شام سے
زیادہ نہیں رہا۔

ذِكْرُهَا طِيلِ سَبِلَكَ مُنْتَهِهَا طِيلِ إِنَّمَا نَتَ

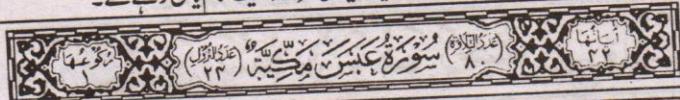
ڈکھنے کی طرف پروردگار تیرے اپنے اپنے اسکے سوا کچھ نہیں کہ آپ
سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منہجاً (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگاری کو معلوم ہے۔ جو شخص اس
ذکر اسکے طرف پروردگار تیرے اپنے اپنے اسکے سوا کچھ نہیں کہ آپ
سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منہجاً (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگاری کو معلوم ہے۔ جو شخص اس

مُنْذِرٌ مَنْ يَخْشِيَ طِيلِ كَانَهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

ڈرانے والے اسکو جو ڈر رکھتا ہے اس سے ایسا لگے گا/ گویا کروہ جس دن وہ دیکھیں گے اسکو
سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر رکھتا ہے اسے ڈرانے والے ہو۔ جب وہ اس کو دیکھیں گے
منذر مَنْ يَخْشِيَ هَا كَانَهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ هَا

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضَحْنَهَا

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضَحْنَهَا
نہیں وہ تمہرے مگر ایک شام یا ایک سوچ اس کی
(تو ایسا خیال کریں گے) کرویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صرف رہے تھے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم یا انہم یا رحم والا ہے۔

اعمال: بَرَوْنَ: وہ دیکھیں گے رُؤیَةً سے مشارع جمع غائب مذکر رائی بُرَى۔ لَمْ يَلْبَثُوا: وہ نہیں تمہرے ارہے تھے مشارع متنی بَلْ مِنْ عَابِدِ مَذْكُورَ لَبَثَ بَلْبَثَ۔

اسماء: أَيَّانَ: کب، وقت، کلمہ استفهام۔ مُرْسِی: تمہرنا، تمہر اک مُنْذِرُ: ڈرانے والا، اسم فعل۔ عَشِيَّةً: شام۔

حروف: إِنَّمَا: (ان۔ ما) سوائے اسکے نہیں، پیش کیا اور مذکور کے سے مرکب۔ كَانَ: گویا کر۔ لَمْ بَنِيَسْ / نہ رُف جاز مشارع۔ او: یا۔

عَبَسَ وَ تَوْلَىٰ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ طَ وَ مَا

عَبَسَ	وَ	تَوْلَىٰ	أَنْ	جَاءَهُ	الْأَعْمَىٰ	طَ وَ مَا
ترش رو ہوئے اور منہ پھر بیٹھے کران کے پاس ایک نایباً آیا۔ اور تم کیا						

(غم مصطفیٰ) ترش رو ہوئے اور منہ پھر بیٹھے کران کے پاس ایک نایباً آیا۔ اور تم کیا

يُدْرِيكَ لَعْلَهِ يَرَكِيٰ لَأَوْ يَدَكَ فَتَنْفَعَهُ

يُدْرِيكَ	لَعْلَهِ	يَرَكِيٰ	لَأَوْ	يَدَكَ	فَتَنْفَعَهُ
خبر آپکو شاید وہ پاک ہوتا پاکیزگی حاصل کر لیتا یا نصیحت سننا پس فتح دیتا اسکو					

خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔ یا سچتا تو سمجھنا اسے فائدہ

الذِّكْرُ أَمَا مَنِ اسْتَغْنَىٰ لَا فَانْتَ لَهُ

الذِّكْرُ	أَمَا	مَنِ	إِسْتَغْنَىٰ	فَ انْتَ لَهُ
سمجھنا	لیکن	جو کوئی	بے پرواہے	پس آپ لیے اطرف اس کی

دیتا۔ جو پرواہیں کرتا اس کی طرف تو تم توجہ

تَصَدِّلِيٰ طَ وَ مَا عَلَيْكَ أَلَا يَرَكِيٰ طَ وَ أَمَا

تَصَدِّلِيٰ	وَ	مَا	عَلَيْكَ	أَلَا	يَرَكِيٰ	طَ وَ أَمَا
تو پڑ کرتے ہیں اور کچھ بھیں پر آپ یہ کہنے دو پاک ہو سنو۔ اور لیکن						

کرتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سورتے تو تم پر کچھ (الرام) نہیں۔ اور جو

مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ لَا وَ هُوَ يَخْشِيٰ لَا فَانْتَ

مَنْ	جَاءَ	كَ	يَسْعَىٰ	وَ	هُوَ	يَخْشِيٰ	فَ انْتَ
جو آیا آپ کے پاس دوڑتا ہوا ایسا اور (خداء سے) ذرتا ہے اس سے تم							

اعوال: عَبَسَ: وہ ترش رو ہوا جیسیں ہوا، عَبَسَ سے ناضی واحد غائب مذکور عَبَسَ۔ يَسْعَىٰ: اس نے مذہبیاً ناضی واحد

غائب مذکور (از تَوْلَىٰ)۔ يُدْرِيكَ: وہ خبردار کرتا ہے/ بتاتا ہے/ افراد اے مضارع واحد غائب مذکراً ذری. يَدَرِيكَ: مایدَرِيكَ: تجھے کیا خبر۔

يَرَكِيٰ: دو پاک ہوتا مضارع واحد غائب مذکور (از تَرَكِيٰ)۔ تَنْفَعَ: فائدہ/ فتح دیتی نفع سے مضارع واحد غائب مذکور نفع۔ يَنْفَعُ:

إِسْتَغْنَىٰ: وہ بے پرواہی ناضی واحد غائب مذکور۔ تَصَدِّلِيٰ: تو در پے ہوتا ہے/ پچھے لگتا ہے مضارع واحد حاضر مذکور (از تَصَدِّلِيٰ)۔

اَمَاءُ الْأَعْمَىٰ: اندا۔ الْذِّكْرُ: نصیحت۔

مُسْوَدَّةُ عَسْ کی زندگی کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی۔ بجز حضور ﷺ کی مخالفت میں اتی شدت نتھی۔

آیت اتماء ایں دعوت حق کا آسمانی نخ ہتایا گیا ہے۔

حضور ﷺ کے پاس کہ معظمه کے چند رکش و مغرب و سرداران تریش پیٹھے تھے۔ حضور ان کو اسلام کی دعوت پیش کر رہے تھے اتنے میں ابن امِ کو توم ایک نایباً صحابیًّا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

انہوں نے اسلام کے متعلق چند باتیں دریافت فرمائیں حضور کو انکی یہ مخالفت ناپسند ہوئی، اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

اظہار اس میں حضور پر عتاب فرمایا گیا ہے لیکن پوری سورۃ کو پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عتاب کفاران قریش کے ان سرداروں پر کیا گیا جو حضور کی دعوت کو اپنے بکر اور ہشت دھرمی کی بنا پر درکر رہے تھے۔

حضور کیلئے اور آپ کے ذریعہ امت کیلئے یہ حقیقت

بیان ہوئی ہے کہ جو تو قیمت اور زندگی کے تمام امور و معاملات کو زمین میں رہنے ہوئے اپنی اقدار اپنے پیاسے خالص آسمانی تعلیمات ساختہ کریں۔ ان میں وہی رحمات انسانوں کا پتے ہائے ہوئے پیاسوں (عادات و اطوار افکار و تصویرات) کی آمیزش نہ ہو۔ آیت ۱۲۱ میں قرآن کی عقائد، اس کی بزرگی اور بڑائی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ قدرتی طور پر ایسی عظیم نعمت ہے کہ بندوں کو اس کی طرف یکسوئی اور پوری تعجب دینی چاہیے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نعمت سے وہ طالبان قیمت ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اسی قدر و قیمت کو پہچانتے ہیں۔ جو اس نعمت کی تاقدیر کرتے ہیں وہ اس سے فائدہ مند اٹھاتے۔

آیت ۱۲۲: انسان اپنی ذات اور دیگر زندگی کے لوازمات کے لیے کس قدر بے بس اور ہر آن کس قدر ان نعمتوں کا محاجہ ہے کہ وہ ان کے بغیر زندگی برپنہیں کر سکتا۔ لیکن یہ سب نعمتیں اس

عَنْهُ تَلَهِيٌّ كَلَّا إِنَّهَا تَذَكَّرَةٌ فَمَنْ

عَنْ	هُ	تَلَهِيٌّ	كَلَّا	إِنَّ	هَا	تَذَكَّرَةٌ	فَمَنْ
سے	اس	بِرْخَىٰ کرتے ہیں	ہرگز نہیں	بیک	یتو	ایک صحت ہے	پس

جو بِرْخَىٰ کرتے ہو۔ دیکھو (قرآن) صحت ہے۔ پس جو چاہے

شَاءَ ذَكَرَهُ مُرْفُوعَةٌ فِي صُحْفٍ مُكَرَّمَةٍ لَا هُوَ مَرْفُوعَةٌ

شَاءَ	ذَكَرَهُ	فِي	صُحْفِ	مُكَرَّمَةٍ	مَرْفُوعَةٌ
چاہے	پڑھے	اس کو	میں	ورقوں / صحیفوں	قابل ادب / عزت والے

باند مقام پر اے یاد رکھ۔ قابل ادب و رقوں میں (لکھا ہوا) جو باند مقام پر

مَطَهَّرَةٌ لَا يَأْبَدِيٌ سَفَرَةٌ لَا كَرَامَةٌ بِهَا سَاقَةٌ

مَطَهَّرَةٌ	بَرَرَةٌ	سَفَرَةٌ	كَرَامٌ	بِ	أَبَدِيٌّ	بَرَرَةٌ
پاکیزہ	میں	باہموں	لکھنے والوں کے	بڑے درج والے	بڑے درج والے	نیکوکار

رکھ ہوئے (اور) پاک ہیں۔ (ایسے) لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو سدار اور نیکوکار ہیں۔

قُتْلَ الْإِنْسُنُ مَا أَكْفَرَهُ مِنْ أَيِّ

قُتْلَ	الْإِنْسُنُ	مَا	أَكْفَرَهُ	مِنْ	أَيِّ
خدا کی مار	انسان پر	کیا	سخت ناشکار ہے	وہ	ے

انسان ہلاک ہو جائے کیا ناشکار ہے۔ اے (خدا نے) کس

شَيْءٌ خَلَقَهُ طَرَفٌ مِنْ نُطْفَةٍ خَلْقَهُ فَقْدَرَهُ

شَيْءٌ خَلَقَهُ	مِنْ	نُطْفَةٍ	خَلَقَهُ	فَ	فَقْدَرَهُ
چیز بنایا	اس کو	سے	بوند / نطفہ	بنایا	اس کو پھر اندازہ چھمایا

چیز بنایا؟ نطفہ سے بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا۔

اعمال تلہی: تو غفلت بر تا اکھیما / بے رخی کرتا ہے (تفعل تلہی سے مفارع واحد حاضر مذکور (لہو مادہ)۔ قُتْلُ: وہ مار گیا مار جائے

فُلٌ سے ماضی مجہول واحد غائب مذکور قُتْل۔ قَدَرُ: اس نے مقرر کیا / مقوم کیا، اندازہ ٹھہرایا تقدیمی سے ماضی واحد غائب مذکور۔

اسما: تذکرہ / صحت۔ صُحْفٍ: تابیں، صفحیہ کی جمع۔ مُكَرَّمَةٍ: قابل ادب / عزت دی ہوئی، اسم مفعول (واحد مؤنث)۔

مَرْفُوعَةٌ: اونچی اٹھائی ہوئی ایسا۔ سَفَرَةٌ: لکھنے والے سافروں کی جمع، اسم فاعل۔ كَرَامٌ: بادقا، سدار، سکریم کی جمع، صفت مشہد کا

سخ۔ بَرَرَةٌ: یہ لوگ، نیکوکار بڑے کی جمع، صفت مشہد۔

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسِرَّا ه لَا ثُمَّ أَمَاتَهُ فَاقْبَرَاهُ لَا ۲۰

ثُمَّ السَّبِيلَ	يَسِرَّا	ه	ثُمَّ أَمَاتَهُ	فَاقْبَرَاهُ	لَا
پھر راستہ آسان کر دیا اس کیلئے پھر موت دی اس کو پھر قبر میں دفن کیا اسکو					
پھر اس کے لیے رستہ آسان کر دیا۔ پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا۔					

ثُمَّ إِذَا شَاءَ عَنْشَرَهُ طَكَلَ لَمَّا يَقْضِ مَا ۲۲

ثُمَّ إِذَا	شَاءَ	أَنْشَرَهُ	كَلَّا	لَمَّا	يَقْضِ مَا
پھر جب وہ چاہے گا وہ بارہ انھا کھڑا کریکا اسکو ہرگز نہیں / بیک ابھی تک نہیں پورا کیا جو					
پھر جب چاہے گا اسے انھا کھڑا کرے گا۔ کچھ تین کھنڈیں کھدا نے اسے جو حکم دیا					

أَصَرَّهُ طَفْلَيْنِظِرِ الْإِنْسِنُ إِلَى طَعَامِهِ لَا ۲۴

أَمْرَهُ	فَ	لِيَنْظُرُ	الْإِنْسِنُ	إِلَى	طَعَامِهِ لَا
حکم دیا اسے پس چاہیے کو دیکھے انسان طرف کھانے اپنے کے					
اس نے اس پر غل نہ کیا۔ تو انسان کو چاہیے کا پانے کھانے کی طرف نظر کرے۔					

أَنَا صَبَبَنَا الْمَاءَ صَبَّا ه لَا ثُمَّ شَقَقَنَا الْأَرْضَ ۲۵

أَنَا (أَنَّا)	صَبَبَنَا	الْمَاءَ	صَبَّا	ثُمَّ	شَقَقَنَا	الْأَرْضَ
بیک ہم نے ہی ہم نے ڈالا اور سے پانی برستا / گرتا ہوا پھر چرہ ہمنے زمین کو						
بیک ہم ہی نے پانی بر سایا، پھر ہم ہی نے زمین کو جرا						

شَقَّا لَا فَأَنْبَتَنَا فِيهَا حَبَّا ه لَا وَعِنْبَأَ وَقَضَبَّا لَا ۲۶

شَقَّا	فَأَنْبَتَنَا	فِي	هَا	حَبَّا	وَ	عِنْبَأَ	وَ	قَضَبَّا
چھاؤ کر / چھاتنا پھر اگایا ہمنے میں اس غل / اناج اور انگور اور ترکاری								
چھاؤ کر / چھاتنا پھر اگایا ہمنے اس میں اناج اگایا اور انگور اور ترکاری								

أَفْعَالٌ: يَسِرُّ: اس نے آسان کیا تَسِيرُ سے ماضی واحد غالب ذکر۔ **أَقْبَرَ**: اس نے قبر میں رکھا / رکھوایا قُبَّار سے ماضی واحد غالب ذکر۔ **أَنْشَرُ**: اس نے زندہ کیا / اٹھایا / پھیلا یا انشار سے ایضاً (نشراوادہ)۔ **يَقْضِ**: اس نے حکم پورا (نہیں) کیا، قَضَاء سے مضارع (جرود) یعنی ماضی واحد غالب ذکر ققضی۔ **لِيَنْظُرُ**: چاہیے کہ دیکھے امر غالب واحد ذکر۔ **صَبَبَنَا**: ہم نے ڈالا صَبَبَ سے ماضی جمع متكلّم صَبَبَ یَصْبَبُ۔ **أَنْبَتَنَا**: ہم نے اگایا ایثار سے ماضی جمع متكلّم۔

اسماء: صَبَّا: ڈالنا، گرانا، مصدر (صبَّ). یَصْبَبُ کا۔ **حَبَّا**: اناج، دانہ۔ **عِنْبَأَ**: انگور۔ **قَضَبَّا**: ترکاری، سبزی وغیرہ۔

کو جس طرح میسر ہیں وہ ان
نعمتوں کی ہاتھی کرتا ہے اور
اللہ کا احسان فرماؤش بھی ہے۔

آیت ۳۲۷ میں ان جملے
نعمتوں کا ايجاہی طور پر تذکرہ
ہے جو دنیا میں ہر انسان کو بر
طرف سے گھیرے ہوئے
ہیں۔ کیونکہ اللہ کی تحقیق کے

بعد نہ صرف انسان کا بلکہ
ہر حقوق کا ان نعمتوں کے بغیر
زندہ رہنا ممکن نہیں۔ یہ سب
نعمتیں ایسی ہیں جن کا ہر انسان

الہامی طور پر ادا کر رکھتا ہے۔
کیونکہ ان میں ہر ایک نعمت

اگلی ہے جس میں اس کے
بانے پیدا کرنے میں اس کی
اپنی کسی منصوبہ بندی حکمت کو
کوئی دخل نہیں ہے۔ ایک ایک

نعمت کا شمار کرنا انسانوں کے
لیے خال ہے۔

ہر انسان ان بے شمار نعمتوں میں
گھرا ہوا ہے اس کو یہ بھی علوم
ہے کہ اسکی زندگی ان کے بغیر
ممکن نہیں لیکن اس کی غفلت

کا یہ حال ہے کہ وہ ان نعمتوں کا
انکار کر رہا ہے۔ وہ اس حقیقت
کی فرماؤش کیے ہوئے ہے کہ

وہ ایک روز ان نعمتوں کا حساب

دیے کیے ضرور اٹھایا جائیگا وہ
ان نعمتوں کا انکار کس طرح
کر سکتا ہے جبکہ اس کی زندگی
اور اس کا روکناروکنا اس بات
کی گواہی دے رہا ہے۔ تو پھر
وہ آخرت کے حساب اس کی
جزا و سزا کا کیوں مکر ہو
سکتا ہے۔ ان نعمتوں کا تقاضا
یہ ہے کہ ایک دن اس سے
ہر اس نعمت کا حساب لیا جائے
جو اللہ نے اس کو جسمانی اور
خارجی طور پر عطا کی ہے۔ کیا وہ
ان نعمتوں سے پوری طرح
فائدہ اٹھائے اور مسلسل ان
نعمتوں کے سہارے میش
کرتا رہے اور اس کے حکوموں
کی نافرمانی کرتا رہے اس سے
کبھی بھی کوئی باز پرس نہ کی
جائے؟

✿ آیت ۳۳ تا ۳۷ میں
قیامت کی مظہری کی گئی ہے۔
صَاعِدٌ فَمُوْشِحٌ حادثٌ اس روز کے
حدادش کی ہولناکی کا منظر پیش
کیا گیا ہے جس کے اثرات
قلب انسانی پر پڑیں گے۔ وہ
اس وقت اس حدادش کے سوا
سب کچھ بھول جائیگا۔
انسان اپنے قریبی عزیزوں

وَ زَيْتُونًا وَ نَخْلًا ۝ وَ حَدَّ أَيْقَ غُلْبًا ۝

وَ	زَيْتُونًا	وَ	نَخْلًا	وَ	حَدَّ أَيْقَ	غُلْبًا
او	زَيْتُون	او	نَخْل	او	حَدَّ	غُلْبًا
اور	زَيْتُون	اور	نَخْل	اور	حَدَّ	غُلْبًا

اور زیتون اور نخلوں میں اور گھنے گھنے باغ

وَ فِكَهَةٍ وَ أَبَابًا لَا مَتَعَالُكُمْ وَ لَا نَعْمَلُكُمْ ۝

وَ	فِكَهَةٍ	وَ	أَبَابًا	مَتَعَالًا	لَكُمْ	وَ	أَنْعَمٍ	كُمْ
او	میوے	او	چارا	فاکنے کو	لے تھارے	او	لے	چار پاپوں
او	میوے	او	چارا	فاکنے کو	لے تھارے	او	لے	چار پاپوں کے لیے بنایا۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَةُ ۝ يَوْمَ يَفْرَسُ الْمَرْءُ

فَ	إِذَا	جَاءَتِ	الصَّاحَةُ	يَوْمَ	يَفْرَسُ	الْمَرْءُ
پن	جب	آئے گا	کافنوں کو بہرا کر نہیں الا شور	اں دن	دور بھاگے گا	مرد

توجب (قیامت کا) غلیچہ گا اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور

مِنْ أَخِيهِ لَا عِمَّهُ وَ أَمِهِ وَ أَبِيهِ ۝ وَ صِحْبَتِهِ ۝

مِنْ	أَخِيهِ	وَ	أَمِهِ	وَ	أَبِيهِ	لَا	عِمَّهُ
سے	بھائی	اپنے	اور	ماں	اپنی	اور	بپی

بھاگے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی

وَ بَنِيُّهِ ۝ لِكُلِّ أُمْرِيٍّ مِنْهُمْ يَوْمَ إِذْنِ شَانَ

وَ	بَنِيُّ	وَ	لِكُلِّ	إِمْرِئٌ	مِنْ	هُمْ	يَوْمَ إِذْنِ	شَانَ
اور	بیٹوں	اپنے	لیے	ہر	محض	سے	ان میں	اس دن

اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر محض اس روز ایک فکر میں ہو گا جو اسے (صرف وفات کے لیے)

انعال: یَفْرَسُ: وہ بھاگے گا، یَوْمَ اسے مشارع واحد غائب نہ کر فَرَسَ، یَفْرَسُ۔

اساء: غُلْبًا: گھنے درخت، گھنے درختوں والے باغ، غُلْبَاءُ واحد، فَكِهَةٌ: میوہ، پھل۔ ابَابًا: گھاس/ چارا۔ الصَّاحَةُ: بخت اور جو

کافنوں کو بہرا کر دیتی ہے یعنی صور قیامت کی مہیب آواز۔ اخِیه: اسکا/ اپنا بھائی، اخِی (مجدر) مضاف و ضیر مضاف ایسے۔ ابَیْه: اسکا باپ

ابَیْ (مجدر) مضاف و ضیر مضاف ایسے۔ اخَ اور ابَ دنوں بطور مضاف، حالات جو کیسا تھے لکھتے جاتے ہیں سوائے جب کی تکلم مضاف ایسے

ہوئی طرح دیگر حالات، رفع اور نصب میں و اور اکیسا تم (صَاحِبَةٌ: بیوی۔ شَانَ: بلکر برا کام شغل۔

يُغْنِيْهِ وَجْهَ يَوْمِئِنْ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ

ضَاحِكَةٌ	يُغْنِيْ	وَجْهَ	يَوْمِئِنْ	مُسْفِرَةٌ	وَ	جَهَنَّمَ
جَوَادُوْرُوْلَ سَبَبَ بِرَدَارِكَيْ	اَسَ	بَهْتَ سَبَبَرَے	اَسَ دَنْ	چَكَرَبَے	بَهْتَ	بَهْتَ
بَنَ كَرَے-كَارَے اَورَ كَتَنَتَ مَنَاسَ رَوْزَجَكَرَبَے هَوَنَگَ	خَداَنَ					

مُسْتَبِشَرَةٌ وَجَهَنَّمَ يَوْمِئِنْ عَلَيْهَا

عَلَيْهَا	مُسْتَبِشَرَةٌ	وَجَهَنَّمَ	يَوْمِئِنْ	وَ	مُسْتَبِشَرَةٌ	عَلَيْهَا
شَادَانَ	اَورَ	كَتَنَتَ بَهْتَرَے	اَسَ دَنْ	پَرَے	اَورَ	اَنَ
دَشَادَانَ (يَوْمَانَ تَنَكَارَهُنَّ) اَورَ كَتَنَتَ شَهْرَهُونَ گَنَ پَرَگَرَدَرَ						

غَرَّةٌ لَّا تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اُولَئِكَ

اُولَئِكَ	غَرَّةٌ	تَرْهَقُ	قَتَرَةٌ	هَا	اُولَئِكَ
رَهْيَهُونَ ہَوَنَگَ	گَرَادَغَارَهُونَ	چَهَارَتَنَ ہَوَنَگَ	انَ پَرَے	سَيَاهِی	بَنَیَ لوگَ ہَیں
رَهْيَهُونَ (اوَرَ) سَيَاهِی چَهَارَتَنَ ہَوَنَگَ					

هُمُ الْكَافِرُهُ الْفَجَرُهُ

الْفَجَرُهُ	الْكَافِرُهُ	هُمُ
بَدَار	مَكْرُح	وَ
كَفَارُ بَدَارُهُونَ		



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بان نہایت رحم والا ہے۔

اعمال: يُغْنِيْ: وہ (اسکو) شغول رکھی یعنی دوسروں کی خوبیں لینے دیکھا اُغْنَاء (بے پرواہ کرنا) سے مفارع واحد غائب مذکور اُغْنَی۔

يُغْنِيْ-تَرْهَقُ: وہ چھا جاتی ہے چھا جائے گی تَرْهَق سے مفارع واحد غائب مذکور اُغْنَاء بِرْهَق۔

اسماء: مُسْفِرَةٌ: روشن، چکدار، پچنے والے اُسم فاعل (واحد مؤنث)۔ **مُسْتَبِشَرَةٌ:** شاقفہ، شاداں، ایسا۔ **قَتَرَةٌ:** گرز سیاہی۔

الْفَجَرُهُ: گناہوں میں پھنسے رہنے والے بُدکار لوگ فَاجِر کی جمع ہے اُسم فاعل مذکور۔

نکے سے در بھاگے گا ہر کسی کو
اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

آیت ۲۸ تا ۳۲ میں
تباہی گیا ہے کہ قیامت کا قائم
ہوتا لازمی ہے پھر ہر دو گروہوں
کے انجمام کا تذکرہ ہے اللہ کی
نعمتوں کا شراراد کرنے والوں اور
اُنکی نعمتوں کا انکار اور ناٹھیری
کرنے والوں کو اپنے اپنے
انجمام سے دوچار ہونا پڑے گا۔

سورہ کے آغاز میں بھی
دو گروہوں کا تذکرہ ہے ایک وہ
جو اللہ سے ڈرتے ہوئے حق
کی جنتوں میں لگے رہتے ہیں
وہ سرے وہ جو ہدایت سے بے
نیازی اختیار کر کے حق سے
روگدایی کرتے ہیں۔ آخر میں
انہی دو گروہوں کے انجمام کا تذکرہ
کیا گیا ہے۔